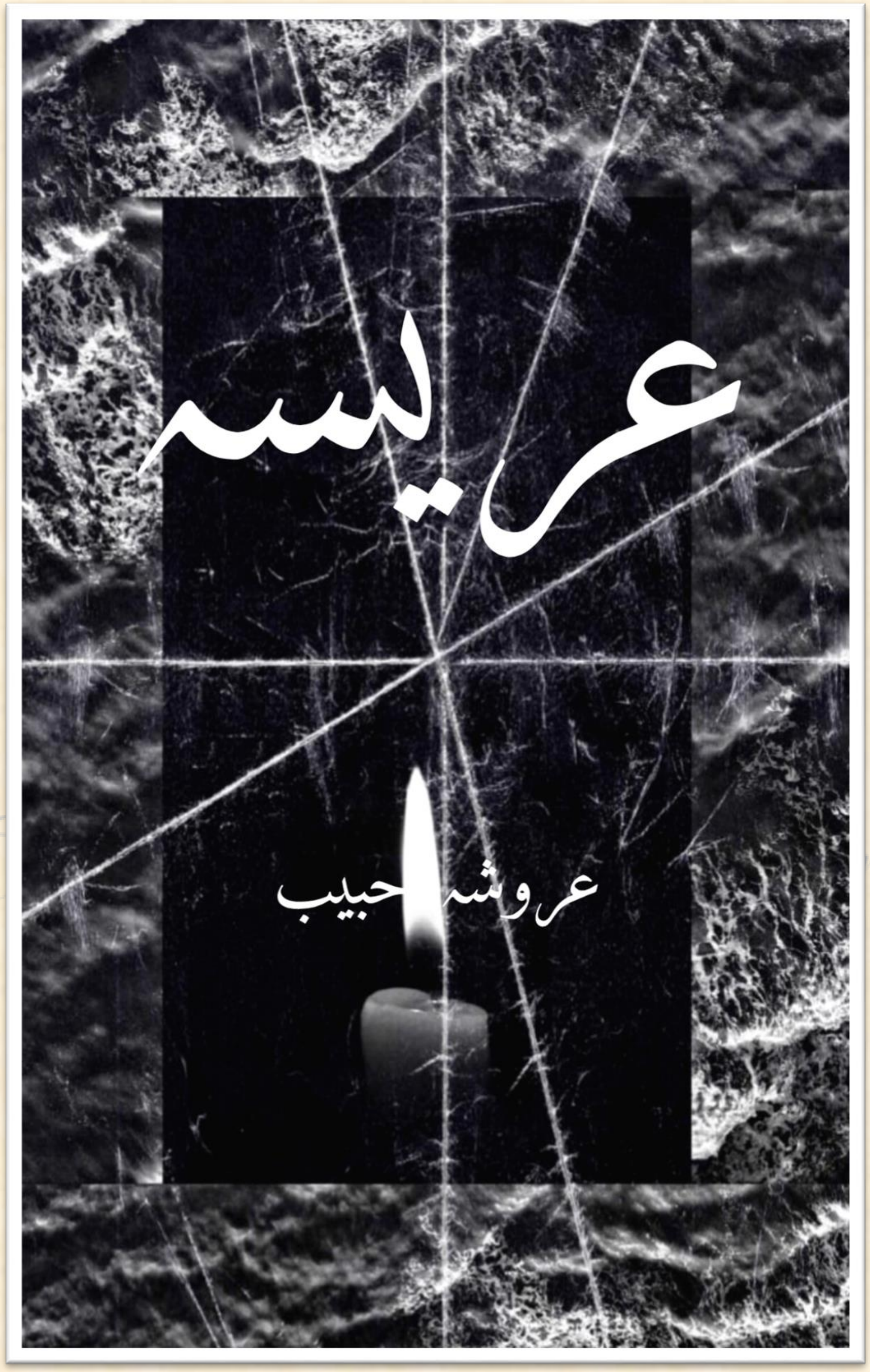
عریسہ
عروشہ حبیب

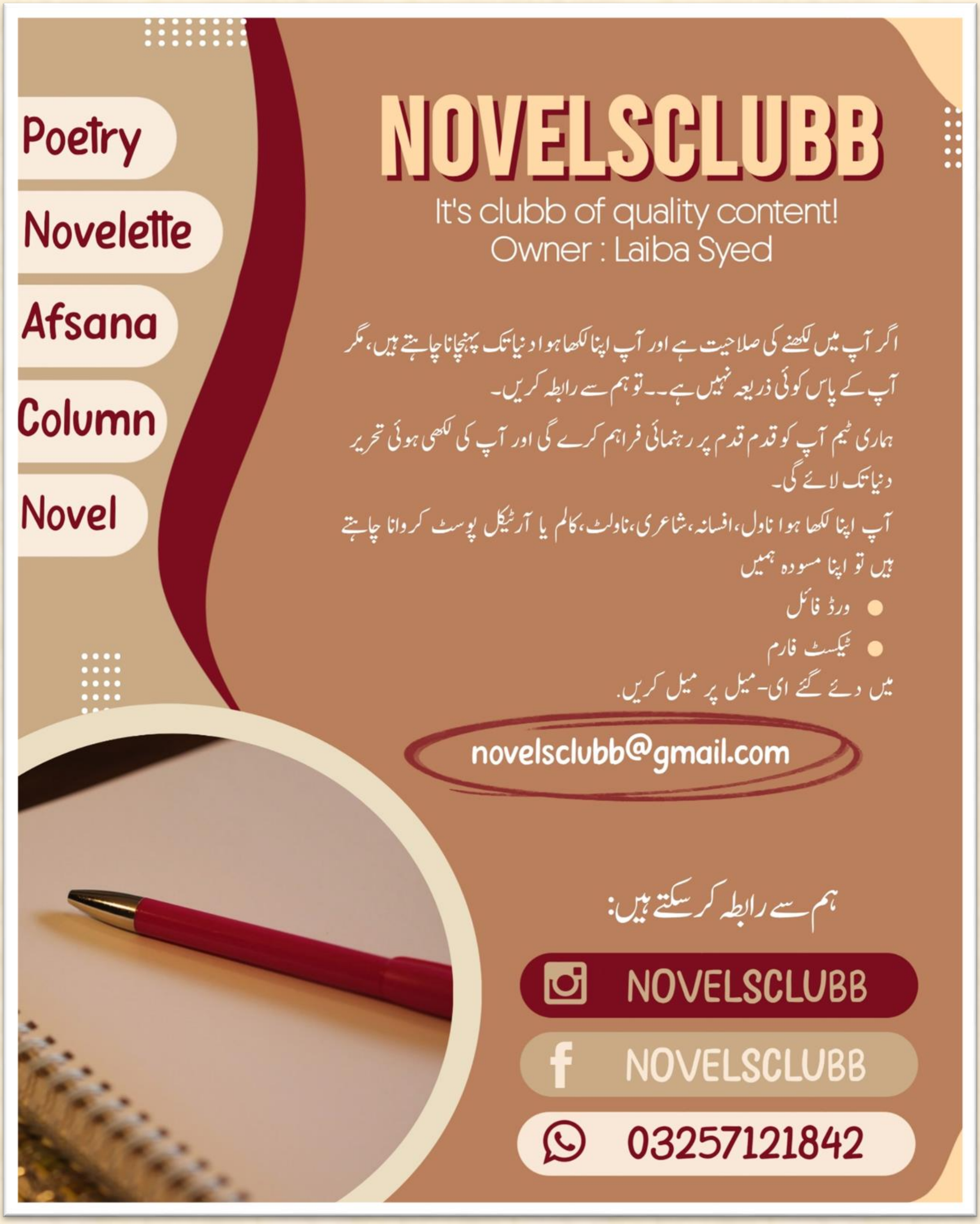

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عریسہ

از قلم

عروشہ حبیب

Clubb of Quality Content

ناول "عریسہ " کے تمام جملہ حق لکھاری "عروش حبیب" کے نام محفوظ ہیں۔کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یاسوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔"ناولز کلب "کاپی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے،بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔اس کہانی اوراس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔کسی بھی حقیقی کہانی یاانسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔کسی بھی طرح کی مشابہت کواتفاق سمجھا جائے۔

قسط نمبر 5

صبح کا سورج اپنی آغوش میں روشنی کی امید لئے آیا ہر کسی کیلئے۔۔۔ہر کسی کیلئے نہیں!!
جہاں اندھیرے روح میں بسنے لگیں وہاں پھر اجالوں کی امید نہیں رہتی۔۔۔علینا صوفے پر چار رنگوں میں ڈوبی کیوب پزل انگلیوں سے ایک ہی سمت میں گول گول گھما رہی تھی وہ اس الجھی ہوئی پزل سے زیادہ الجھی ہوئی تھی

Clubb of Quality Content!

شادی سر پر ہے، اتنے سارے کام کرنے ہیں کچن سے تسلیمہ کی آواز آئی وہ روٹی بیلتے ہوئے علینا سے احتشام کی شادی کے بارے میں بات کر رہی تھی

کارڈ بھی چھپوانے ہیں تسلیمہ نے سر پر ہلکی سی چپٹ ماری اسے یہ کام ابھی یاد آیا

شادی والا گھر ہے خاندان کی پہلی شادی ہے۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے تسلیمہ خود سے ہی باتیں کر رہی ہو کیونکہ علینا جہان کسی صحرا میں مرجھائے پھول کی مانند خاموش بیٹھی تھی

دیکھنا احتشام کی دلہن کے آتے ہی گھر میں رونق آجائیگی تسلیمہ کے گال ہلکے پھلکے سرخ پڑے کیونکہ احتشام قسیم مکمل ہونے جارہا تھا لیکن علینا جہان کی کیوب گھماتی انگلیاں پتھر سی ہو گئیں "احتشام کی دلہن "سن کر اس کا وجود ریزہ ریزہ ہوا، دل پر تیر چلے، آنکھوں میں نمی اتری

کب درد بڑھا کب ہوک اٹھی،

کیوں اشک بہا کیوں آہ بجھی

تم گم ہو بہاروں میں اپنی،

تم غم کا فسانہ کیا جانو

رونق۔۔۔بہت رونق اس نے تھر تھراتے ہونٹوں سے تین لفظ ادا کئے آنسو کا قطرہ رخسار پر آ گرا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(کیا واقعی رونق ان کی منتظر تھی یا تقدیر کا بُنا جال انہیں کہیں اور لے جا رہا تھا)

میسن نے ہی کمرا بند کیا تھا لائبہ نے سیب کا کٹا ہوا ٹکڑا اٹھاتے ہوئے یقین سے کہا

منیزا جو لائبہ کے پاس ہی فرش پر بیٹھی سیب کاٹ رہی تھی اس کی بات سے متفق نہ ہوئی

وہ ایسا کیوں کرے گا؟

منیزا کی نا اتفاقی اسے چبھی تھی اپنے گلے میں ہار بنا کر ڈال لو اسے تم ،اس نے سیب کا ٹکڑا کھاتے ہوئے ذرا چڑ کر کہا

لائبہ۔۔۔ منیزا اسے کچھ کہتی اس سے پہلے ہی حور جو پچھلے دس منٹوں سے منیزا کی الماری میں کچھ ڈھونڈھ رہی تھی ہاتھوں میں لال دوپٹہ لئے جن کی طرح نمودار ہوئی اور جھٹ سے دوپٹہ اس کے سر پر ڈال دیا

لینے تجھے او گوری آئینگے تیرے احتشام صاحب

وہ گانا گنگناتی منیزا کے ارد گرد چکر لگانے لگی، ہاتھوں میں چھری اور سیب تھامے ہی منیزا لال دوپٹے سے ڈھک دی گئی تھی

لائبہ حور کی اس حرکت پر ہنسی اور اس کے ساتھ مل کر تالیاں بجانے اور گانا گنگنانے لگی

لینے تجھے او گوری آئینگے تیرے احتشام صاحب

لال دوپٹے کے اندر چھپی دلہن ہلکا سا مسکرائی پھر مسکراہٹ دبائے دوپٹہ اتار کر کہنے لگی

چپل کہاں ہے میری؟

اتنی جلدی ہے سسرال جانے کی آپی، اسے چھیڑ کر حور نے لائبہ کے پیچھے چھپنے کیلئے ڈور لگائی

یہ دیکھا ہے منیزا نے آنکھوں سے الٹے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا ایک ہی پڑے گا تمہارے گال پر (کیا انداز ہے دھمکی دینے کا)

کتنی بور ہیں آپ احتشام بھائی کی طرف ضرور زور و شور سے شادی کی تیاریاں چل رہی ہو نگی آخر علینا جہان کے بڑے بھائی کی شادی ہے وہ لائبہ کی پشت سے لگی خفا سے لہجے میں بولی کونسا شادی والا گھر اتنا بے رونق ہوتا ہے؟؟

حور کا خوبصورت سادہ کھ سن کر لائبہ نے پیچھے مڑ کر اس کے گال نزاکت سے چھوئے صحیح کہہ رہی ہو حور ہم بھی رونق لگائینگے پھر مسکان چہرے پر لئے منیزا کی طرف دیکھا، آخر ہماری منیزا کمال کی شادی ہے

منیزا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی، سیب کے ساتھ چھری تھالی میں رکھی اور نظریں چُرالیں

--

اور کتنا دور ہے اس پاگل کا گھر فرحان نے اکتاہٹ سے پوچھا یہ سفر اس کیلئے کسی ٹارچر سے کم نہیں تھا

آگے ہائے وے دو سمتوں میں مڑ رہی تھی، ارحمہ کی نظریں روڈ پر جمی تھیں یہاں سے لیفٹ

!ارحمہ نے اس کی کہی بات نظر انداز کی

فرحان کے بے تاثر چہرے پر نا گواری جھلکی اس نے سیاہ لینڈ کروزر کا رخ بائیں جانب موڑا

ہائے وے اس مقام پر ختم ہو چکا تھا آگے صرف درختوں میں چھپا سنسان جنگل تھا

فرحان کی گاڑی حیامیات گوٹھ میں داخل ہوئی اس نے ایک نگاہ کھڑکی سے باہر ویران جنگل پر ڈالی۔۔۔اونچے اونچے درخت جیسے آسمان کو چھو رہے ہو، کہیں سے کوئل کی کو کو کی

آوازیں آرہی تھی خاموشی اس قدر گہری تھی کے ہوا کی سرسراہٹ بھی کانوں سے ٹکرا کر مڑتی

بالکل صحیح ٹھکانہ ہے تمہاری دوست کا،ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لینے کے بعد اس نے ارحمہ کی دوست کی شان میں اکیس توپوں کی سلامی پیش کی، یہاں ایک گھر اور بننا چاہیئے فرحان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا

کس کیلیئے ارحمہ نے نظریں گاڑی چلاتے ہوئے اس وجیہہ مرد کی طرف گھمائیں

بلال کیلیئے اس نے اس طرح کہا جیسے واقعی اس جنگل میں بس ایک انسان کی کمی ہو

ارحمہ نے اسے گھورا

وہ ٹھہرا ڈھیٹ انسان۔۔لوگوں کا بلڈ پریشر ہائے کرنے میں اسے مہارت حاصل تھی

اچھا خاصا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک گھر منظر میں آیا، پرانہ۔۔پراسرار، گاڑی گھر کے سامنے روک کر اس نے چہرا کھڑکی کی طرف موڑ لیا اس کی بھوری آنکھوں میں اکتاہٹ واضح طور پر نظر آرہی تھی

ارحمہ گاڑی کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اس کی طرف پلٹی

آرہے ہو تم اندر؟

جارہی ہو، یا گاڑی واپس موڑوں نظریں کھڑکی کے باہر درختوں سے گرتے ہوئے پتوں پر ٹکی تھیں

بدتمیز!! ارحمہ یہ کہہ کر گاڑی سے اتر گئی اور دروازے کی طرف بڑھی گھر کا دروازہ ہمیشہ کی طرح کھلا تھا

اس کے جانے کے بعد فرحان نے گاڑی موڑنے کیلئے اسٹیرینگ گھمایا وہ بیک ویو مرر سے پیچھے کا راستہ دیکھ رہا تھا جب اس کی نظر شاپنگ بیگ پر پڑی جو ارحمہ اپنے ہمراہ لائی تھی

بسم اللہ!! اس کے لبوں سے بروقت پھسلا

اپنے مینوں کملا کر چھوڑنا اے اس کے جبڑے غصے سے بھینچے، موبائل جیب سے نکال کر کال لگائی گھنٹی بجنے کی آواز بھی گاڑی سے ہی آئی ارحمہ صاحبہ موبائل بھی گاڑی میں بھول گئی تھیں

فرحان کا غصہ ساتویں آسمان پر جا پہنچا اس نے زور سے اپنا موبائل ڈیش بورڈ پر اچھالا، دائیں ہاتھ سے اسٹیئرنگ جکڑ کر اس نے سامان اور موبائل پر لعنت بھیجی اور یہاں سے جانے کا ارادہ کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عریسہ یہ گردن پر نشان کیسا ہے ؟ارحمہ سیڑھیوں سے اوپر آتے ہی اسکی جانب بڑھی وہ بالکنی کے پاس کھڑی تولیے سے اپنے گیلے سیاہ بال خشک کر رہی تھی شاید ابھی نہا کر نکلی تھی

دیکھاؤ ذرا ارحمہ اس کی گردن کی جانب جھکی اسے زخم کل رات حیوانوں سے لڑتے ہوئے لگا تھا

یہ زخم کتنا گہرا ہے ارحمہ کے چہرے پر پریشانی جھلکی

جو گہرا نہ ہو وہ پھر زخم کیسا عریسہ نے کہا

ٹھہرو یہیں میں دوائی لگا دیتی ہوں ارحمہ کمرے کی طرف مرہم کیلیئے لپکی

پھر نا جانے کیوں اس ویران گھنے جنگل کو دیکھ کر فرحان نے جانے کا ارادہ ترک کر دیا، ڈیش بورڈ سے ارحمہ کا موبائل اٹھایا، پیچھے مڑ کر شاپنگ بیگ ہاتھ میں لیا اور گاڑی سے اتر گیا

وہ وائیٹ شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ میں ملبوس تھا شرٹ کے بازو کہنیوں تک چڑھے ہوئے، ہاتھوں میں رولیکس کی گھڑی، ماتھے پر گرتے ریشمی بال، بھوری آنکھوں والا مرد شعلہ بار آنکھیں لئے دروازے سے اندر داخل ہوا

فرحان نے کمرے میں جھانکا وہاں کوئی نہ تھا ارحمہ کی آواز کانوں سے ٹکرائی اس نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا آواز چھت سے آئی تھی

دائیں ہاتھ میں شاپنگ بیگ اور موبائل لئے وہ نظریں جھکائے سیڑھیوں کی طرف بڑھا

ارحمہ یہ تم۔۔۔ آخری سیڑھی پر پہنچ کر اس نے آواز لگائی اور اپنی جھکی نظریں اٹھائیں

الفاظ ادھورے رہ گئے، لفظ یاد نہ رہے، غصہ ہوا میں تحلیل ہوا، دھڑکنیں تھم گئیں، وہ سانس لینا بھول گیا

وہ حسین تھی جیسے سفید ٹیولپز، سحر میں گرتی شبنم، بارش کی آخری بوند۔۔ سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس لڑکی کے بالوں سے قطرہ قطرہ پانی چھلک رہا تھا فرحان صدیقی اپنا دل سنبھال نہ سکا ہوائیں چلنے لگیں، پتے اڑنے لگے، آسمان گنگنانے لگا۔۔۔ زمین مہکنے لگی، وقت مدھم ہوا، کون پاگل۔۔۔ کون نفسیاتی؟ کوئی پوچھو اس مسٹر ہیٹر سے

فرحان کی نظریں اس لڑکی پر جا ٹھہریں تھیں جو ہاتھوں میں تولیا تھامے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی

عریسہ کا دل چاہا اس کی آنکھیں نوچ لے پھر تاخیر کئے بغیر اس کے منہ پر گیلا تولیا دے مارا

نم تولیا منہ پر پڑتے ہی وہ ذرا سا پیچھے سرکا۔۔۔ حسین سا حملہ اچانک ہوا تھا، تولیے میں بسی عریسہ کی خوشبو اس کی سانسوں میں اترنے لگی، خوشبو رگ رگ میں خون کی طرح اتری تھی اس نے آہستہ سے آنکھوں کے سامنے سے تولیا نیچے کیا

عریسہ چلتے ہوئے نزدیک ہی آ رہی تھی وہ محو سا ہوا اسے دیکھے لگا۔۔۔ وہ کچھ کہے بغیر فرحان کے قریب سے گزر کر کمرے میں چلے گئی اور فرحان صاحب۔۔۔

وہ مشرقی عورتوں سے نفرت کرنا والا انسان اس سائیکو پیٹھ لڑکی پر دل ہار گیا

اس کے آنکھوں سے اوجھل ہو جانے کے بعد لاڈ صاحب ہوش میں آئے، سب سے پہلے تولیا اتارا نظر دور دیوار سے لگے میز پر پڑی

آئندہ کے بعد اسے اپنے ساتھ نہ لانا

ارحمہ جو دراز سے زخموں پر لگانے والی کریم ڈھونڈھ رہی تھی چونک کر رہ گئی۔۔۔فرحان کو؟؟ عریسہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور ٹیبل سے بندوق اٹھا کر اس میں گولیاں بڑھنے لگی

اللہ یہ نہیں سدھریگا ضرور کچھ الٹا سیدھا بک دیا ہوگا ارحمہ نے سر پکڑا عریسہ تم اس کی بک بک نظرانداز کرنا ارحمہ کمرے سے نکل کر باہر چلی آئی وہ جا چکا تھا میز پر شاپنگ بیگ اور موبائل آرام پزیر تھے

سورج غروب ہوا مغرب کی اذان فضاء میں رنگ بکھیر رہی تھی احتشام ہاتھوں میں بہت سے کارڈز لئے علینا کے کمرے میں داخل ہوا وہ بیڈ پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی اسے اندر آتا دیکھ کر علینا نے کتاب بند کردی۔۔۔

علینا!!اس نے پکارا

ہمم۔۔۔علینا کی نظریں احتشام کے چہرے سے گرِ کر ہاتھوں میں موجود کارڈز پر گئیں

مانا رائیٹنگ گندی ہے تمہاری

احتشام علینا کے نزدیک بیڈ پر آبیٹھا کارڈز سامنے رکھ کر پینٹ کی جیب سے ایک صفحہ اور پین نکال کر علینا کی طرف بڑھایا

صفحے پر جتنے نام ہیں کارڈز پر لکھ دو

علینا نے کچھ کہے بغیر اس کے ہاتھوں سے دونوں چیزیں لے لیں اپنے محبوب کی شادی کے کارڈز پر مہمانوں کے نام لکھنا بھی علینا کے نصیب میں آیا تھا، یہ کڑوا گھونٹ بھی اسے بھرنا پڑا

کارڈ اندر سے دیکھاؤں ؟ وہ کارڈ اٹھانے لگا مگر علینا کی آواز پر رک گیا

نہیں میں دیکھ لونگی بعد میں۔۔ وہ احتشام کے ساتھ منیزا کا نام شادی کے کارڈ پر کیسے دیکھ سکتی تھی

Clubb of Quality Content

"جیسی تمہاری مرضی"

علینا نے صفحے پر موجود ناموں پر ایک نظر ڈالی اس کی آنکھیں ایک نام پر رک گئیں وہ نام لکھ ک کاٹا گیا تھا

"ارحمہ صدیقی "اس نام پر کراس کیوں لگایا ہے ؟اس نے عام سے انداز میں پوچھا

ارحمہ میری پرانی دوست تھی لیکن۔۔۔کسی اور کی ارحمہ سے اور بھی گہری دوستی تھی اس نے عریسہ کا نام نہیں لیا

علینا نے آہستہ سے سر ہلایا وہ جان گئی تھی ارحمہ کس کی گہری دوست تھی

کارڈز پر نام لکھ کر میں انہیں تمہارے کمرے میں رکھ دونگی علینا نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

"کاش احتشام قسیم آنکھیں پڑھ پاتا کاش وہ جان پاتا قطرہ قطرہ مرنا کیسا ہے"

شکریہ محترمہ!!اس نے آنکھیں جھپکائیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

-

سیاہ آسمان پر بادلوں سے ڈھکا ہوا تنہا نورانی چاند آج حد سے زیادہ روشن تھا ارد گرد ٹمٹماتے تارے اسے رشکی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ہوائیں نکھری۔۔۔زمین مہکی اسی دیدہ زیب منظر کی سحر میں ڈوبا فرحان صدیقی مسرور ہوا تھا وہ کار کی سیٹ پر سر ٹکائے فرنٹ ونڈ

اسکرین سے باہر نظر آنے والے سیاہ آسمان پر نظر جمائے بیٹھا تھا سیاہ آسمان نے اپنی سیاہی کسی کی آنکھوں سے چرائی تھی

بھوری آنکھوں کا ارتکاز آسمان سے ہٹ کر فرنٹ سیٹ پر آٹھہرا مدھم سی مسکراہٹ ہونٹوں پر بکھری

عریسہ کا سیاہ تولیہ سیٹ پر تھا

--

لائبریری وہ جگہ ہے جہاں زبانیں کم اور کتابیں زیادہ بولتی ہیں لیکن لاء ڈیپارٹمنٹ کی لائبریری کچھ اور ہی گیت سنا رہی تھی۔۔ جرم، قتل اور جنسی استحصال۔۔۔ شاید یہ وہ آوازیں تھیں جو اٹھ گئیں لیکن اس تاریک جہاں میں ہر آواز نہیں اٹھ پاتی۔۔۔ آوازیں دبتی ہیں قائداعظم دیکھ کر

علینا جہان کرسی پر بیٹھی ہاتھوں میں کتاب لئے کوئی کیس پڑھ رہی تھی جب اس کا موبائل بجا ،روشن اسکرین پر "امی" لکھا ہوا تھا،علینا نے گہرا سانس بھر کر موبائل کان سے لگالیا

اسلام علیکم بیٹا کیسی ہو؟

وعلیکم اسلام امی۔۔۔ٹھیک ہوں

واقعی؟تم ٹھیک ہوا نہیں یقین نہیں آیا اس لئے دوبارہ پوچھ بیٹھی

مجھے کیا ہونا ہے؟وہ درد چھپانا جانتی تھی اسی لئے چھپالیتی تھی

آپ بتائیں کیوں یاد آئی میری؟اس نے چاہا امی بس یہ کہہ دیں بیٹی ہو تم میری تمہیں کیوں کسی کام کیلیئے یاد کرونگی مگر وہ غلط تھی

وہ۔۔۔وہ تمہارے تایا نے عالم کیلیئے تمہارا ہاتھ مانگا ہے۔۔۔لڑکا اچھا ہے خاندانی ہے مجھے بھی پسند ہے۔۔۔ہاں کردوں؟فریال نے آنکھوں میں ہاں کی امید لئے پوچھا

مجھے شادی نہیں کرنی۔۔۔نہ عالم سے،نہ کسی اور سے اس نے صاف انکار کیا شاید کسی اور میں احتشام شامل نہیں تھا

زبردستی آپ میرے ساتھ کر نہیں سکتیں ورنہ سیکن B-498 کے تحت تایا ابو آپ کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے نظر آئینگے اسے شدید غصہ آیا تھا اگلے ہی پل اس نے کال کاٹ دی

یہی منگوایا تھانا؟میسن شیشے سے بنی چھوٹی بوتل ہاتھوں میں لئے کھڑکی کے سامنے جھکا

گاڑی میں بیٹھی عریسہ نے بوتل پر نظرڈالی، ٹیسٹ کروایا؟

سوفیصد رزلٹ !!میسن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی

اور دوسری دوائی؟؟عریسہ نے میسن کے ہاتھوں سے بوتل لی

پابندی ہے اس پر لیکن ایسا کوئی اللیگل کام نہیں جو میسن کارٹور نہ کرے اس نے جیب سے

ایک ٹیبلیٹ نکال کر عریسہ کی طرف بڑھائی

وہ عشاء کی نماز پڑھ کر ٹیرس کی اونچی دیوار پر آبیٹھی بادلوں سے صاف سیاہ آسمان پر ماہ کامل آب وتاب سے چمک رہا تھا تیز نکھری نکھری ہوا علینا کے ریشمی بال ہر سو بکھیر رہی تھی

عریسہ آگ کا شعلہ موم بتی کے قریب لے گئی جب موم بتی زرد رنگ میں ڈھلی عریسہ نے ماچس بجھادی اب وہ چھت پر موجود میز کی طرف بڑھی کچھ دیر پہلے ہی اس نے میز پر دو تین موم بتیاں لاکر رکھی تھیں وہ باری باری باقی موم بتیاں بھی زرد رنگ میں ڈھالنے لگی

Clubb of Quality Content

علینا ناگن !! احتشام نے اسے پکارا اس نے جواب نہیں دیا

تمیز چھو کر بھی نہیں گزری اسے وہ بڑبڑاتے ہوئے اونچی دیوار کی طرف لپکا

کیا آگ لگائی ہے ؟ابو پھپھو کو کیوں ڈانٹ رہے ہیں

علینا دھندلی نگاہوں سے شہر کی ابھرتی روشنیوں کو تک رہی تھی۔۔۔رخسار آنسوؤں سے تر جیسے روشنی چبھی ہو

کچھ پوچھ رہا ہوں! دوسری جانب نیل بٹا سناٹا پا کر اس نے پھر سے سوال کیا

تایا ابو نے عالم کیلیئے میرا رشتہ مانگا تھا۔۔۔میں نے انکار کر دیا

کیا۔۔انکار کر دیا؟؟ مگر کیوں وہ حیران ہوا

احتشام کے مگر کیوں نے اسے بری طرح زخمی کیا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہوا کے تیز بہاؤ نے ساری موم بتیاں بجھادیں، موم بتی ہاتھ میں اٹھا کر عریسہ نے دوبارہ روشن کی

اس نے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ سنی۔۔۔۔کچھ دیر پہلے گاڑی کی آواز بھی کانوں سے ٹکرائی تھی اسے لگا ارحمہ آئی ہے

وہ ہاتھوں میں موم بتی تھامے آہستہ سے ایڑیوں کے بل پیچھے گھومی

ارحمہ !!

موم بتی کی زرد چنگاری کا عکس بھوری آنکھوں پر پڑا اس کی نرم آنکھیں مزید روشن ہوئیں

تم ۔۔اسے دیکھ عریسہ کی آنکھوں میں شعلوں کی لہر دوڑی چودھویں کا چاند ان دونوں کو آمنے سامنے دیکھ کر مزید روشن ہوا تھا تیز ہوائیں عریسہ کے وجود سے گزر کر فرحان کو چھو رہی تھیں

یہاں ۔۔۔یہاں کیا کر رہے ہو تم ؟وہ انگاروں کی طرح بھڑکی روشن موم بتی زمین پر پھینک کر اسے پاؤں سے مسل دیا

عریسہ کی آنکھوں میں کہیں گم فرحان صدیقی نے جب اسے آگ میں لپٹی موم بتی پاؤں سے مسلتے دیکھا تو چہرے پر فکر سی جھلکی

تمہارا پاؤں ۔۔۔عریسہ نے الفاظ مکمل نہ ہونے دیئے ، چلا کر بولی تم ہو کون میری فکر کرنے والے

فرحان کچھ کہہ نہ سکا (آخر وہ کون تھا)

یک دم میز سے گن اٹھا کر وہ فرحان کی طرف پلٹی

اس نے بھیگی آنکھوں سے احتشام کی طرف دیکھا علینا کی آنکھوں میں آنسو دیکھ وہ پریشان ہوا علینا کچھ کہے بغیر دیوار سے اتر کر سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی جب احتشام نے اسے کہنی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا وہ لڑکھڑاتے ہوئے قریب آئی اس سے پہلے کہ سینے سے ٹکراتی وہ خود کو سنبھال چکی تھی احتشام کچھ پل علینا کی آنسوؤں سے تر آنکھیں تکتا رہا پھر دھیمی آواز میں پوچھا

تمہیں کوئی اور پسند ہے؟

سوال سن کر علینا کے جسم میں سرد لہر ڈوری اس نے کچھ کہنے کیلیئے لب کھولے اظہار کرنا چاہا مگر زبان نے ساتھ چھوڑ دیا وہ احتشام قسیم سے اپنا اور اپنی محبت کا مذاق نہیں اڑوانا چاہتی تھی ۔۔۔ نفی میں سر ہلاتے ہوئے علینا نے اس کی گرفت سے اپنی کہنی آزاد کی اور ڈھیر سارا غم سنگ لئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی

کیا۔۔۔ہاں کیا؟ عریسہ نے قدم آگے بڑھایا وہ پیچھے ہٹا

کیا کر رہے ہو یہاں ؟ وہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے پوچھ رہی تھی وہ قدم بہ قدم پیچھے جا رہا تھا

تمہارا تولیا۔۔۔فرحان نے ہاتھ میں تھاما تولیہ آگے کیا

تولیا چور!! فرحان کے ہاتھوں میں اپنا تولیا دیکھتے ہی وہ چلائی

فرحان کی پشت دیوار سے جا ٹکرائی یہ گولیاں تمہارے سینے میں اتار دونگی عریسہ نے اس کے دل پر بندوق رکھی فرحان کی نظریں عریسہ کے چہرے سے گر کر سینے پر رکھی گن پر گئیں اور پھر سے چہرے پر (عریسہ کا ردعمل اسے پسند آیا تھا)

میں صرف ارحمہ کی وجہ سے مجبور ہوں فرحان صدیقی ورنہ تم جیسے کئی بے غیرت انسانوں کو اسی مٹی میں گاڑ چکی ہوں میں اس نے بندوق پر زور لگایا بندوق کی نوک فرحان کے سینے پر چبھی اسے غصے میں دیکھ کر تولیا چور کی آنکھوں میں محبت جھلکی وہ اسے کوئی جواب نہ دے سکا اس نے اپنی زات اس لڑکی کے سامنے بے بس پائی

جانے کیوں یہ پاگل سی لڑکی اسے اتنی اچھی لگتی تھی وہ پوچھ ہی بیٹھا

تم کیا ہو عریسہ

تمہاری موت۔۔۔

فرحان نے ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ دبائی عریسہ اور زیادہ تپی۔۔۔۔

گیٹ آؤٹ !!! آئندہ کے بعد یہاں نظر مت آنا

تمہارا تولیہ ؟؟ تولیا آنکھوں کے سامنے لہرایا عریسہ نے جھٹکے سے تولیا کھینچا۔۔ گیٹ آوٹ

وہ کچن میں ناشتے کیلیئے پراٹھے گرم کررہی تھی جب کسی نے پیچھے سے اس کے بال کھینچے اسے لگا احتشام ہے

احتشام کیا مسلئہ۔۔۔وہ چمٹا ہاتھوں میں لئے پلٹی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا وہ مسکرا رہا تھا

ہائے !! بال چھوڑ کر کہا

تم۔۔ تم کب آئے

جب آپ سو رہی تھیں

تم۔۔ تم مجھے اٹھا دیتے ازیان اسے یقین نہیں آ رہا تھا سامنے ازیان قسیم کھڑا ہے

عام سے انسانوں کیلئے نیند نہیں برباد کرنی چاہیے علینا جہان اس کی آواز میٹھی، کلین شیو چہرہ، بکھرے بکھرے بھورے بال، شہد رنگ کی چمکتی آنکھیں، وہ لگ بھگ ستائیس برس کا وجیہہ مرد تھا

علینا ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ کرن کیسی ہے؟ اسے ساتھ نہیں لائے

وہ پرفیکٹ۔۔۔ ایکزیم ہو رہے ہیں اس کے

تم لوگ کرن کے بارے میں سوچ رہے ہو؟؟ پہلے اس سے ملو یہ ہے ازیان قسیم، عبداللہ قسیم کے چھوٹے بھائی ریاض قسیم کا چھوٹا بیٹا۔۔۔ ریاض قسیم نے یو کے پہنچ کر ایک انگریز

لڑکی جولی سے شادی کرلی، جولی اوراس کے خاندان نے بعد میں سلام قبول کرلیا تھا شادی کے ایک سال بعد ریاض قسیم کے گھر بیٹا ہوا "عمر قسیم" ازیان کا بڑا بھائی جواس سے دو سال بڑا ہے ازیان اٹھارہ برس کا تھا جب اس کا نکاح اس کی خالہ کی بیٹی کرن سے کر دیا گیا ازیان قسیم نکاح شدہ ہے)

احتشام کی شادی پر آئے ہو؟ کیا سوال پوچھا ہے علینا باجی نے

نہیں۔۔ تمہاری شادی پر ازیان نے مسکراہٹ ہونٹوں تلے دبائی

علینا کی مسکراہٹ پھیکی پڑی اس نے بات بدلی کیا کھاؤ گے۔۔ تم؟

میں فالحال فُل ہوں لیکن تمہارے ساتھ بیٹھ کر پھر سے ناشتہ کرنے میں کوئی حرج نہیں وہ اس کے لہجے میں آنے والی تبدیلی محسوس کر چکا تھا

کہیں موٹے۔۔۔ وہ کچھ کہنے لگی کہ کسی نے اس کی بات کاٹی

اوہو ازیان صاحب!!! اسے کچن میں دیکھ احتشام گلے آلگا۔۔۔ کیسا ہے؟؟ احتشام نے جدا ہو کر پوچھا

صحیح تو سنا؟؟

میں بھی صحیح احتشام نے پیچھے کھڑی علینا پر نظر ڈالی ویسے مجھے یقین تھا تو اپنی دوسری بیوی کے پاس ہی بھٹک رہا ہو گا

علینا نے اسے گھورتے ہوئے پر اٹھے والی پلیٹ اٹھائی (بد تمیز)

بہن ہے میری ازیان نے تصیح کی

بائیولوجیکلی ؟؟؟احتشام نے بھنویں اٹھا کر پوچھا۔۔۔علینا قریب سے گزر کر دروازے کی طرف بڑھی (اسے تمیز چھو کر بھی نہیں گزری)

شرما گئی !!اسے یوں جاتا دیکھ احتشام نے چہرہ موڑ کر علینا کی شان میں قصیدہ پیش کیا

ناراض ہو گئی شاید۔۔۔ازیان نے احتشام کی طرف دیکھ کر خفگی سے سر ہلایا "ایسا کچھ نہیں ہے"

ہو جائیگا !! احتشام نے چہرے پر مسکان اوڑھے اسے آنکھ ماری علینا کیلیئے تم پرفیکٹ ہو۔۔۔

-

الماری سے کپڑے نکالتے ہوئے احتشام کے کہے الفاظ "دوسری بیوی" ذہن میں کہیں گردش کر رہے تھے اس نے ایک جوڑا نکال کر بیڈ پر اچھالا، تبھی دروازے پر دستک ہوئی

آجاؤ

شہد رنگ کی آنکھوں والا لڑکا ہاتھوں میں چمکتا ہوا ڈبہ لئے اندر داخل ہوا فری ہو؟؟

ہمم۔۔علینا نے دھیرے سے الماری کا دروازہ بند کرتے ہوئے اسے ایک نظر دیکھا

گڈ وہ مسکراتے ہوا بیڈ پر آبیٹھا

وہ۔۔علینا زرا ہڑ بڑائی۔۔۔احتشام کی باتوں کو سیریس مت لینا۔۔۔اسے۔۔۔مذاق کرنے کی عادت ہے(وہ نہیں چاہتی تھی کہ ازیان کچھ ایسا ویسا سمجھے)

میں بھی یہی کہنے والا تھا اس نے بنا ہچکچاہٹ کہا

چمکیلے ڈبے پر نظر ڈال کر وہ جبراً مسکرائی اس سے پہلے کچھ پوچھتی ازیان نے ڈبہ آگے بڑھا دیا

کیا ہے اس میں ؟ڈبہ پکڑ کر پوچھا

خود دیکھ لو

علینا نے آہستہ سے ڈبہ کھولا اندر موجود چمکتی چیز دیکھ کر اس کی مدھم آنکھیں روشن ہوئیں لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی یہ۔۔یہ بہت حسین ہے ازیان ! !اس نے نیکلیس ہاتھوں میں لیا۔۔۔سونے کی پتلی سی ڈالی پر ہیر و میں لپٹا ننھا سا ربن سانچے کا لاکٹ جھول رہا تھا

اسے مسکراتا دیکھ وہ بھی مسکرایا

اگلے ہی لمحے علینا نے ہاتھوں میں تھاما نیکلیس واپس ڈبے میں ڈال دیا(حسین شے حسین لوگوں پر جچتی ہے میں کونسا حسین ہوں)مسکان غائب ہوئی

پہنو گی نہیں ؟اسے تعجب ہوا

وہ۔۔۔اسے سمجھ ہی نہیں آیا کیا جواب دے

ازیان کچھ دیر اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا پھر اچانک اسے یاد آیا وہ کس لئے علینا یہاں آیا تھا

تم نے شادی کی شاپنگ کرلی؟

شاخوں سے پتے گرے

ہوائیں ساکت ہوئیں

ساحل خشک ہوئے

ساز ٹوٹے

علینا کا دل ڈوبا۔۔۔

وہ۔۔۔ازیان کے سوال کٹھن تھے یا علینا کی زبان مفلوج

مطلب نہیں کی؟اوکے۔۔۔پانچ بجے تیار رہنا ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں وہ اپنی سناتا کھڑا

ہوا۔۔۔اوکے؟؟

لیکن۔۔۔وہ کہہ نہ پائی

علینا نے دیوار پر لگی گھڑی کی طرف نظر گھمائی پانچ بج رہے تھے عجیب سی کشمکش چہرے پر جھلملائی جاؤں یا نہ جاؤں۔۔۔ کسی خیال نے الجھے ذہن پر دستک دی تو پرس اٹھا کر دروازے کی طرف لپکی

کہیں ازیان ناراض نہ ہو جائے!!

وہ کمرے سے نکلی ہی تھی کہ احتشام کی آواز کانوں سے ٹکرائی وہ بھی بروقت کمرے سے نکلا تھا

علینا ایک کپ چائے تو بناؤ۔۔۔ سر پھٹ رہا ہے

میں بس ابھی لائی۔۔۔

احتشام کا حکم سر آنکھوں پر آسمانی رنگ کے لمبے فراک میں زیب تن لڑکی سیڑھیوں کی طرف بڑھی

کہاں؟؟ اسے کچن میں جاتا دیکھ ازیان نے حیرانی سے پوچھا جو عبداللہ قسیم کے ساتھ کسی موضوع پر بیٹھا گپ شپ کر رہا تھا

وہ۔۔۔احتشام کی چائے

تم نوکر نہیں ہوا گر اسے پینی ہے وہ خود بنالے۔۔۔عبداللہ قسیم نے ٹھوس لہجے میں کہا

سیڑھیاں اترتے ہوئے احتشام نے یہ بات سن لی تھی وہ سمجھا علینا مینڈ کی اب چائے نہیں بنائے گی مگر اس نے علینا کی آواز سنی

ن۔۔نہیں ماموں چائے بنانے میں کون سا گھنٹہ لگے گا اس نے پتیلی اٹھا کر اس میں پانی ابلنے رکھ دیا آپ لوگ پیئں گے؟

نہیں۔۔۔وہ دونوں پھر سے کسی گفتگو میں مشغول ہو گئے علینا نے نظریں پھیر کر دیکھا احتشام قسیم ان دونوں کی نظروں سے چھپ کر صوفے کے پیچھے کھڑا بھنگڑے ڈال رہا تھا

علینا نے بامشکل ہنسی دبائی وہ ناچ ہی ایسے رہا تھا

--

Clubb of Quality Content

منیزا۔۔۔ جنید کمال کی آواز پر اس نے کانوں سے ہینڈ فری نکالی

جی بابا؟

بیٹے ادھر آنا ذرا جنید صاحب نے اسے اپنے کمرے میں بلایا

موبائل اور ہینڈ فری صوفے پر رکھ کر وہ کمرے میں آگئی جی بابا؟؟

یہ کارڈ تم راحم کے ساتھ جا کر حسین صدیقی صاحب کے بیٹے کو دے آنا اُنہوں نے کارڈ اسے دیا

لیکن بابا حسین انکل تو اس دنیا میں نہیں رہے

تبھی ان کے بیٹے کو مدعو کیا ہے اس سے کہنا ضرور آئے منیزا نے اثبات میں سر ہلایا کل راحم اور میں انہیں کارڈ دے آئینگے

جنید کمال نے منیزا کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا خوش رہو!!

--

یہ تمہاری ہے ؟علینا نے لان میں کھڑی کرولا کار پر نگاہ ڈالی نہیں رینٹ پر لی ہے ازیان نے آگے بڑھ کر اگلا دروازہ کھولا

کہاں جارہی ہے یہ شاہی سواری ؟احتشام لاؤنج سے نکل کر لان میں آیا نظر ان پر پڑی تو پوچھ لیا

ہم شاپنگ کرنے جارہے ہیں ازیان کی بات سن کر اس نے بھنویں اٹھائیں

شاپنگ !!!

وہ جلدی جلدی کھلے دروازے سے اندر گھسا ازیان اور علینا نے اسے آنکھ پھاڑے دیکھا

(سبحان اللہ)اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی

جانا نہیں ہے ؟؟اس نے چابی کیلئے ہاتھ آگے کیا ازیان نے لمبی سانس بھر کر ،چابی اچھالی ۔۔۔ علینا کیلئے پیچھے کا دروازا کھولا اسے اندر بیٹھایا اور خود احتشام کے برابر میں آبیٹھا

کیسی لگی میری وائلڈ کارڈ اینٹری ؟اس نے گاڑی چلاتے ہوئے پوچھا

اچھی !!ازیان جبراً مسکرایا

دیکھنا تم دونوں بالکل بور نہیں ہوگے میرے ساتھ اس نے ساؤنڈ سسٹم اون کیا وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی اس کی سائڈ لک تک رہی تھی وہ ہر اینگل سے ہینڈ سم تھا

یار تیرا سپر سٹار دیسی کلاکار

میں پٹ جٹ دا مندا نئی ہار

تیز آواز میں گانے کی دھن سپیکر سے نکلی، گاڑی روڈ پر بجلی کی رفتار سی ابھری۔۔۔

مختلف رنگوں میں ڈوبے آسمان سے سورج آہستہ آہستہ غائب ہو رہا تھا وہ کچن میں کھڑی برتنوں پر صابن لگا رہی تھی جب اسے گنگنانے کی آواز آئی

اوہ گبھرو نوں بللو کیڑے چکراں اچ پایا

ہائے سچی تینوں سماں لا کے رب نے بݨایا

کرنٹ کھا کر اس نے بائیں جانب نظریں پھیریں۔۔۔فرحان مست مگن انداز میں گانا گنگناتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہا تھا ارحمہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

نی کاہدا سانوں عشق چ اپݨے توں لایا

اوہ نیݨ ان نال سولی اُتے چاڑے گوریئے

وہ پہلی بار اسے گاتے ہوئے سن رہی تھی وہ بھی رومانٹک گانا۔ایپرین سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے وہ لاؤنج میں آئی بھنویں اٹھا کر اسے دیکھا

کیا؟وہ سمجھ گئی دال میں کچھ کالا نہیں دال ہی کالی ہے

کیا؟فرحان نے ڈائننگ ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا

کیا؟؟ارحمہ اسے مشقوق نگاہوں سے جانچنے لگی کون ہے وہ؟؟

اس کے رخسار یک دم سرخ پڑے

پانی پیتے ہوئے چہرا جھکالیا

ارحمہ کا شک یقین میں بدل گیا اب نہیں چھوڑتی ارحمہ فرحان صدیقی کو

مشرقی عورت تو نہیں ہو گی ہے ناں ؟

گلاس لبوں سے ہٹا کر اس نے چہرے پر سرد تاثرات نمایاں کئے (ایکٹنگ بھائی صاحب کی) کیا

ہاں ۔۔۔ کیا ؟؟؟

کون ہے وہ ؟؟ ارحمہ بھی پھر ارحمہ تھی

دماغ وماغ درست ہے تمہارا

تم بتاؤ۔۔۔ کون ہے وہ ؟ کون پر زور دیتے ہوئے فرحان کے کندھے پر کندھا مارا

کس مٹی کی مخلوق ہے یہ اندر سے آہیں نکلیں لیکن پھر بھی صاحب اکڑو خان بنے کھڑے رہے

کہیں ہیرا تو نہیں ؟ ارحمہ بہن یہ سوال غلط کیا ہے آپ نے

فرحان کا مصنوعی غصہ ہوا میں دھواں دھواں ہوا اس نے جلی نظروں سے اسے گھورا

اوقات میں رہا کرو ارحمہ اسلم

(بلال اسلم۔۔۔۔ارحمہ اسلم)

جانی پہچانی گلی میں گاڑی مڑتے دیکھ آنکھوں میں حیرانی پھیلی وہ کچھ پوچھتی اس سے پہلے ہی احتشام کال پر کسی انسان کو باہر آنے کا کہہ چکا تھا

گاڑی گھر کے باہر روک دی گئی

امی احتشام نے نیچے بلایا ہے جاؤں شانوں پر دوپٹہ اوڑھتے ہوئے اس نے رامل سے اجازت مانگی جاؤں ؟رامل نے دھیرے سے سر ہلایا

سفید بنا آستین کی قمیض شلوار کے ساتھ گلابی دوپٹہ لئے منیز اکمال دروازے سے نکلی

شیشے سے اسے آتا دیکھ ازیان پیچھے جانے کیلئے اٹھنے لگا مگر احتشام نے اس کا بازو پکڑا

پیچھے بیٹھنے دے یہاں بیٹھ کر سر کھائے گی ازیان کو یہ بات اچھی نہیں لگی اپنی پسندیدہ عورت

کی باتیں کیسے بری لگتی ہیں بہر حال وہ چپ سا ہو کر بیٹھ گیا علینا بے تاثر رہی

منیز ادروازہ کھول کر اندر آبیٹھی

ہائے علینا۔۔۔کیسی ہو؟

صحیح تم سناؤ۔۔۔وہ جبراً مسکرائی

میں بھی صحیح۔اسلام علیکم بھابی ازیان نے مڑ کر سلام کیا

اس نے ازیان پر نظر کرم کیا و علیکم السلام!! وہ اسے نہیں جانتی تھی آنکھوں میں سوال سا

ابھرا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میں آپ کا دیور اور احتشام کا کزن علینا نے آنکھیں گھمائیں (افف) نائس ٹو میٹ یو۔۔۔۔۔

وہ ٹھہری کیونکہ نام سے ناواقف تھی

ازیان۔۔۔اس نے مسکرا کر نام بتایا پھر آگے گھوم گیا

احتشام ہم کہاں جا رہے ہیں

شاپنگ پر۔۔۔

لیکن میں پیسے نہیں لائی

تم سے پیسے کس نے مانگے ہیں اس نے بیک ویو مرر سے اسے دیکھا دوسری جانب علینا جہان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں (استغفر اللہ یہ انسان مجھے پیچ کھائے اور اسے کہہ رہا ہے پیسے کس نے مانگے ہیں)

لیکن پھر بھی احتشام۔۔ منیزا نے اب کہاں چپ ہونا تھا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔میں پیسے لے آتی۔۔۔تم نے ایسا کیوں کیا

منیزا کے شکوے نہ سننے کیلیئے اس نے ساؤنڈ سسٹم اون کیا اور تیز آواز میں گانا لگا دیا

لیکن ازیان یہ بہت مہنگی ہے وہ اس گولڈن میکسی کو دیکھ کر کہہ رہی تھی جو ازیان نے اس کیلئے پسند کی تھی

تم پر اچھی لگے گی۔۔۔

وہ چاروں شاپنگ مال میں شادی کے جوڑے خریدنے کیلئے فالحال ونڈو شاپنگ کر رہے تھے جب ازیان کی آنکھیں ایک اوٹلیٹ کے اندر لگی حسین میکسی پر جا رکیں۔۔۔ گولڈن رنگ میں رنگی میکسی جس پر گرین موتیوں سے کام کیا گیا تھا علینا نے جب ایک لاکھ روپے قیمت دیکھی ہکا بکا رہ گئی

نہیں۔۔۔ نہیں ازیان میں نہیں لے سکتی وہ منع کر رہی تھی

یار وہ صحیح کہہ رہی ہے اسے مہنگی چیزیں نہیں پسند۔۔احتشام نے اسے سمجھایا لیکن ازیان ضد پر اڑا تھا

اس نے مایوس نگاہوں سے اسے دیکھا پھر دھیمی مایوسی سے کہا علینا (ایمو شنل بلیک میلنگ)وہ ازیان کو اداس نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے حامی بھر لی او کے۔۔۔ گہرا سانس بھر کر نظر منیزا کے ساتھ کھڑے شخص پر ڈالی جو منیزا سے کوئی سر گوشی کر رہا تھا

ایک لمحے کی توجّہ نہیں حاصل اِس کی

اور یہ دل کہ اسے حد سے سوا چاہتا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چلیں !!! ازیان اندر سے جوڑا پیک کروا لایا، چاروں مزید خرید و فروخت کیلئے آگے بڑھے

-

ویران جنگل اندھیرے کی لپیٹ میں تھا کہیں سے چڑیا چہچائی کہیں سے بگلے نے جواب دیا وہ بالکنی میں قلم لئے بیٹھی صفحات پر کچھ لکھ رہی تھی

تقدیر۔۔۔

امی ابو کو کھو دینا تھی میری تقدیر یا تنہائی تھی میری تقدیر

کیا کوئی آندھی ہے تقدیر جو اڑائے تو بڑے بڑے محل بھی دھنس جائیں یا کوئی دیمک ہے تقدیر جو کھائے تو نشان بھی نہ چھوڑے

یا کوئی صحرا ہے تقدیر جو بھٹکائے تو چھالے نہیں خورے پڑیں

کیا یہی ہے تقدیر قلم سائڈ پر رکھ کر اس نے آسمان کی طرف دیکھا

....

فرحان نے دروازہ کھول کر ان دونوں پر سوالیہ نگاہ ڈالی

کیا یہ حسین صدیقی کے صاحبزادے کا گھر ہے سرمئی آنکھوں والی لڑکی نے اس وجیہہ مرد کو دیکھ کر سوال کیا وہ یہاں جنید کمال کے کہنے پر راحم کے ہمراہ کارڈ دینے آئی تھی

آپ کون ؟جواب دینے کے بجائے سوال کیا گیا

ہم۔۔۔راحم نے منیزا کی بات کاٹی تمہارے باپ کے دوست یعنی ہمارے بابا نے تمہیں منیزا کی شادی پر دعوت دی ہے اس نے منیزا کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا

اندر آؤ

نہیں۔۔۔ ہم بس کارڈ دینے آئے تھے کارڈ آگے بڑھاتے ہوئے منیزا نے کہا

مہمانوں کو باہر سے رخصت کر دینا مجھے بالکل نہیں پسند وہ یہ کہہ کر خود اندر بڑھ گیا منیزا اور راحم ایک دوسرے سے نگاہ بدل کر فرحان کے پیچھے اندر آگئے۔۔۔عالیشان بنگلہ دیکھ راحم کی آنکھیں چمکی تھیں جب کہ منیزا کمال کے کان پر جوں تک نہ رینگی

وہ دونوں تھری سیٹر صوفے پر براجمان دبی دبی آواز میں ایک دوسرے سے کچھ باتیں

کر رہے تھے ان کی پشت پر فرحان کچن میں کھڑا بوتل سے جوس گلاس میں ڈال رہا تھا پھر

گلاس لا کر سامنے میز پر رکھ دیئے اور خود ہاتھ باندھے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا

آپ نے بلاوجہ اتنی زحمت کی منیزا کو افسوس ہوا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے

کب سے راحم کے ذہن میں سوال بھٹک رہا تھا اس نے کر ہی ڈالا آپ اکیلے رہتے ہیں؟ منیزا

نے اسے گھورا

نہیں جبراً مسکرا کر ایک لفظ کہا گیا

آپ ضرور آنا بابا بہت خوش ہونگے وہ کارڈ اس کی طرف بڑھا کر کہہ رہی تھی

کوشش کرونگا اس نے کارڈ تھام لیا

ہائے منیزا!!!!! آواز کی سمت پر اس نے نظریں پھیریں ارحمہ چہرے پر مسکان اوڑھے

سیڑھیاں اترتی نظر آئی

ہائے۔۔۔ارحمہ !!وہ بھی مسکرائی

ارحمہ نے مصافحہ کیا فرحان کے ہاتھوں میں کارڈ تو وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی احتشام کیسا ہے؟

اس نے سوال کیا

ٹھیک ہے۔۔ تم سناؤ؟ فرحان اور راحم ان دونوں کو تعجب سے دیکھ رہے تھے (یہ ایک

دوسرے کو جانتی ہیں؟؟)

میں بھی ٹھیک۔۔۔شادی کب ہے تمہاری ارحمہ نے اس طرح پوچھا جیسے اسے معلوم ہی

نہیں ہو

اس جمعے!!

شادی پر سکون گزرے۔۔۔لیکن وہ جانتی تھی عریسہ ایک بے سکونی کا نام ہے مگر وہ کیا

کرنے والی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا

سورج کی آخری کرن سبزہ زار لان میں بیٹھی لڑکی کے وجود سے ٹکرائی ہیزل براؤن آنکھیں روشنی کے زیر اثر مدھم ہوئی تھیں وہ ہاتھوں میں لیپ ٹاپ لئے بیٹھی اسائمنٹ بنارہی تھی وہ ہاتھ میں کپ لئے لڑکی کے برابر میں آبیٹھی لڑکی نے لیپ ٹاپ سکرین دوسری کے سامنے کی اب وہ دونوں آسائمنٹ سے متعلق کوئی بات کررہی تھیں

لڑکی لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کرنے لگی جب سامنے والی لڑکی کی بات سن کر اس کی انگلیاں رک گئیں

اسے بھول جاؤ علینا، مصباح نے کتنی آسانی سے کہہ دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ تیرے نصیب کی بارشیں

کسی اور چھت پر برس گئیں

دلِ بے خبر میری بات سن

اسے بھول جا،اسے بھول جا

میں خود کو بھول سکتی ہوں۔۔۔اسے نہیں

اس نے بے بسی سے کہا

تو کیا اتنا ہی آسان ہے

کسی کو بھول جانا

کہ بس باتوں ہی باتوں میں

بھولا تا بھول جاؤں

اسے یوں بے بس دیکھ مصباح چپ سی ہو گئی(کاش میں کچھ کر سکتی)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

--

وہ پچھلے تین دنوں سے علینا جہان کے رویے پر غور کر رہا تھا کس طرح شاپنگ مال میں انہیں ساتھ دیکھ اسے کس قدر برا لگا تھا کیسے منیزا کے نکاح کا جوڑا دیکھ علینا کی آنکھوں میں نمی اتری تھی وہ کچھ دن پہلے آیا شخص ازیان قسیم ،علینا جہان کی آنکھوں میں احتشام قسیم کیلئے محبت پڑھ گیا تھا

ہائے !!! لویزا کی آواز نے گراؤنڈ میں وی آئی پی سیٹ پر بیٹھے شخص کی مسرور دنیا کا طلسم توڑ دیا، ناگواری اس کے مکھڑے پر جھلکی

ریس دیکھ رہے ہو وہ برابر والی کرسی پر براجمان ہوتے ہوئے بولی حسب معمول آگے سے جواب موصول نہ ہوا وہ فرحان صدیقی ہی کیا جو کسی سوال کا جواب دے

تم اتنے کولڈ کیسے ہو۔۔۔ مطلب تمیز کیوں نہیں ہے تمہیں خفا سے لہجے میں پوچھا گیا

کام بولو۔۔۔

لویزا کا دل تو بہت کیا کہ کولڈ انسان کو بہت کچھ کہے مگر اس نے کام کی بات کی چیپٹر سنانا ہے تمہیں (یہ چیپٹر خاص فرحان جی کیلئے لویزا ہمایوں نے لکھا تھا وہ چیپٹر کے اختتام پر کچھ کہنا چاہتی تھی کچھ انکہا۔۔۔ تین لفظ)

میرے تیسرے چیپٹر کا نام ہے اس سے پہلے وہ نام لیتی برابر میں بیٹھے شخص نے اسے چونکا کر رکھ دیا

محبت فرحان نے گراؤنڈ میں لگے سیاہ جھنڈے دیکھ کر کہا بھوری آنکھیں چمکی لویزا نے اسے غور سے دیکھا

تم۔۔ تمہیں کیسے آواز ٹوٹ گئی، آنکھیں دھندلی ہوئیں، شاید دیر ہو گئی، لیکن اس نے فرحان کے جواب کا انتظار کیا۔۔۔ کیا معلوم وہم ہو

وہ خاموش رہا، خاموشی جواب دے گئی

کیسی ہے وہ آنکھوں میں کرچیاں ابھریں، دل زخمی ہوا لیکن پھر بھی پوچھ بیٹھی

"بے مثال"

جانے کن آنکھوں سے فرحان نے میڈم ڈیول دیکھی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سیاہ آنکھیں ہیں یا گہرا سمندر" فرحان نے کہا

"اس نے میرے سینے پر بندوق رکھی وہاں جہاں وہ خود مقیم ہے" ان لمحوں کے سحر میں آج بھی وہ قید تھا فرحان کے رخسار سرخ ہوئے وہ مدحوش سا ہوا عریسہ کی شان میں قصیدے پڑھ رہا تھا اور لویزا دل پر پتھر رکھے اس کی عجیب وغریب باتیں سن رہی تھی

اظہار کیا تم نے

نہیں بھئی میری اتنی ہمت

(انسان ہے یاڈائین لویزا کادل کیا کہہ دے خیر) وقت پر اظہار کرنا بعد میں ریگریٹ کرنے سے بہتر ہے اس نے اٹھتے ہوئے کہا(اب باقی رہ کیا گیا تھا) فرحان کی پیشانی پر بل پڑے

(اظہار؟؟)

آگے فرحان صاحب کا اللہ ہی حافظ ہے

کیا یہ تمہارا ہے ازیان نے بھنویں اٹھا کر پوچھا ہاتھ میں کوئی پارسل اٹھا رکھا تھا

وہ۔۔۔علینا کا رنگ سفید پڑا

کیا ہے اس میں اس نے پارسل اوپر نیچے ٹٹولا

اس کے پاؤں تلے زمین نکل گئی وہ۔۔وہ۔۔۔علینا ہڑبڑا گئی، پارسل میں موجود سامان کوئی عام سامان نہ تھا

ناولزکلب
Clubb of Quality Content

ڈونٹ سے وہ آگین پلیز پارسل اس کے ہاتھوں میں تھما دیا اپنا سامان ہاتھوں میں دیکھ اس کا سانس بحال ہوا

تمہارا پسندیدہ مرد کہاں غائب ہے وہ مڑنے لگی تھی جب یہ جملہ کانوں سے آٹکرایا علینا کے قدم زنجیر ہوئے چہرے پر سایہ سا لہرایا

پسندیدہ مرد۔۔ کون۔۔۔اس نے نظریں چرا کر انجان بننے کی کوشش کی

احتشام قسیم اور کون

ن۔۔ نہیں تو۔۔ تمہاری غلط فہمی ہے لہجے میں جھوٹ صاف واضح تھا

چل جھوٹی ازیان نے کہا

علیہاں ماجہان چند لمحے خاموش نظروں سے اسے دیکھتی رہی پھر کمرے کی جانب بڑھ گئی

-

گھڑی نے ماضی کی راہ لی کمرے میں سٹوڈنٹس کا شور چاروں طرف سنائی دے رہا تھا وہ پریشان سی بیٹھی کسی کی راہ دیکھ رہی تھی جب نظر داخلی دروازے سے اندر آنے والے دو انسانوں پر پڑی ارحمہ اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ کر سکی احتشام قسیم اور عریسہ جلیل ایک ساتھ وہ بھی ہنستے ہوئے، قیامت کی نشانی

احتشام لڑکوں کی جانب چل دیا اور عریسہ ارحمہ کے پاس چلی آئی

ارحمہ نے اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھا

وہ بس مسکرا دی

یہ انڈیا پاکستان ایک ساتھ کیسے اشارہ احتشام کی سمت کیا

اتنا بھی برا نہیں ہے وہ عریسہ نے بیٹھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا

اوہووو ارحمہ شاکڈ رہ گئی

ناول کلب
Clubb of Quality Content

عریسہ ارحمہ کی حیرت نظرانداز کرتے ہوئے بیگ سے کتاب نکالنے لگی جب اسے کچھ یاد آیا

نورامی کیسی ہیں

تمہیں یاد کر رہی تھیں۔۔۔

کل میں تمہارے ساتھ جاؤنگی پورا ایک ہفتہ اپنی نورامی کے ساتھ گزاروں گی وہ خوش ہوئی تھی

اوکے ڈن!!!

وہ پریم گلی کینٹین میں کرسی پر بیٹھی موبائل ہاتھوں میں تھامے کوئی ضروری کام کر رہی تھی جبکہ ارحمہ برابر میں بیٹھی اس کا آسائمنٹ بنا رہی تھی

مل گیا عریسہ چلائی فرحان صدیقی کا فیس بک اکاؤنٹ مل گیا

وہ اتنی زور سے چلائی پاس بیٹھی ارحمہ کی سانسیں رک گئیں ارد گرد موجود لوگوں نے بھی اسے مڑ کر دیکھا تھا عریسہ ہمیشہ کہتی تھی میں نورامی کا بیٹا ڈھونڈ نکالوں گی اور آج اس نے ڈھونڈ لیا تھا

عریسہ نے فرحان کی پروفائل پکچر ارحمہ کی آنکھوں کے سامنے کی وہ بیس سالہ لڑکا ہیوی بائیک پر پشت ٹکائے کھڑا تھا سفید ہالف سلیوٹی شرٹ سے اس کی شاندار باڈی نمایاں تھی فرحان کی تصویر دیکھ ارحمہ رونے لگی تین سالہ فرحان اب بڑا ہو چکا تھا

"ہینڈ سم بوائے"

فرحان صاحب کا حسن دیکھ عریسہ کے لبوں سے پھسلا، پھر ارحمہ کے سامنے سے موبائل کھینچ لیا اسے ارحمہ کا یوں رونا برا لگا تھا (وہ ارحمہ کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی تھی)

آؤ میں تمہاری بات کرواؤں وہ دوبارہ موبائل پر کوئی کارنامہ سرانجام دینے لگی

بات؟؟ سچی۔۔ارحمہ دنگ رہ گئی تم کتنی اچھی ہو عریسہ

آسائمنٹ بناؤ بکو مت

ارحمہ کے نام سے فیس بک اکاؤنٹ بنانے کے بعد اس نے فرحان کو میسج کیا

ہائے

ظاہری سی بات ہے جواب دیر سے آئے گا اس نے سوچا وہ موبائل میز پر رکھنے ہی لگی تھی

جب بیپ ہوا

ہائے فرحان نے لکھا تھا

تمہارا بھائی تو سپیڈ آف لائٹ سے بھی تیز نکلا موبائل کا رخ اس کی طرف موڑا

اس سے پوچھو وہ کیسا ہے ارحمہ نے فکرانہ انداز سے کہا لیکن وہ عریسہ ہی کیا جو کسی کا کہا مان لے

کیا ٹائم ہوا ہے کینیڈا میں عریسہ نے عریسہ نما سوال کیا میسج اسی وقت دیکھا گیا تھا

تیس سیکنڈ بعد ایک تصویر موصول ہوئی جس میں سیاہ آسمان پر تارے جھلملاتے ہوئے نظر آئے عریسہ ہلکا سا مسکرائی اس سے پوچھو کیسا ہے وہ ارحمہ نے دوبارہ کہا

مگر عریسہ نے ان سنا کر دیا، پھر سوچ کر کچھ لکھا

تم اصل میں ہینڈسم ہو یا صرف تصویر میں

آگے سے فرحان کے جواب پر وہ ہنس دی

"لاحول ولا قوۃ!"،ارحمہ کہاں ہے

تمہیں کیسے معلوم میں ارحمہ نہیں ہوں وہ پوچھنے ہی والی تھی جب پیچھے سے احتشام کی آواز آئی

عریسہ!!!

اور عریسہ نے جھٹ سے موبائل ارحمہ کو پکڑا دیا اور نظریں پھیر کر احتشام کی طرف دیکھا جو وہیں آرہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جاری ہے

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842